

Dar ul Ifta Al Furqan



دارالافتا الفرقان

AL Furqan Institute of Quranic Studies

نیوز لیٹر ربیع الثانی 1433 ہجری

24-C, Lane #14, Stadium Commercial Street#14 Khayaban-e-Mujahid, Phase V, Defence, Karachi
Ph: 021-35844601, Fax: 021-35844602, e-mail: daraliftaalfurqan@gmail.com

افادات: مولانا محمد حنیف عبد الجبید صاحب دامت برکاتہم



بچوں کی تربیت کے راہنما اصول

اولاد کی نعمت پر اللہ کا شکر کریں:

سب سے پہلے اولاد کی نعمت ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، قرآن کریم میں جہاں اولاد کے نیک ہونے کی دعاء ذکر ہے، تو وہاں پہلے اپنے شکر گزار بندہ بننے کی دعاء مانگی گئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کی تربیت کیلئے سب سے پہلے خود نیک اور شکر گزار بننا پڑے گا، جب ہم خود نیک بنیں گے تو اللہ پاک خوش ہونگے کہ یہ نسل شکر گزار بندوں کی ہے لہذا اللہ پاک اولادوں کو بھی نوازیں گے۔

اولاد کیلئے دعا کریں:

اولاد کیلئے اللہ سے خوب مانگیں اور اس کے نیک بننے کی دعاء کریں، اس کیلئے یہ عمل بھی بیان کیا گیا ہے کہ نماز میں التحيات میں سلام سے پہلے یہ دعاء مانگی جائے:

رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي وان اعمل

صالحاً ترضاه واصلح لي في ذريتي اني تبت اليك واني من المسلمين

یہ دعاء قرآن کریم میں مذکور ہے اور قرآن کریم کی دعاء قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

بچوں کی صحیح تربیت کا عزم کریں، تربیت کرنے اور سمجھانے کو اپنی زندگی کا ایک حصہ سمجھیں

اس میں ٹر خانے والی یا جان چھڑانے والی کیفیت نہ ہو، بلکہ محنت اور لگن کے ساتھ اور اچھے طریقہ سے یہ کام کرنا ہے، کیونکہ جو عمل محنت اور صحیح طریقہ سے کیا جائے تو اللہ پاک اس محنت کو ضائع نہیں فرماتے، حتیٰ کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچوں کی تربیت میں محنت کا نتیجہ زندگی میں ظاہر نہ ہو بلکہ والدین کے انتقال کے بعد ان کی محنت رنگ لائے، اور یہ صرف ایک خیال نہیں بلکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ والدین نے خوب محنت کی لیکن والدین

کی زندگی اولاد کے حق میں ہدایت مقدر نہیں تھی، لیکن ان کے انتقال کے بعد ان کی اولاد کو ہدایت نصیب ہوئی۔ لہذا بچوں کی تربیت کیلئے ایسا عزم کرنا ہے اور ایسی محنت کرنی ہے کہ موت تک مایوس نہیں ہونا اور اپنی زندگی کے اختتام تک محنت کرنی ہے۔

گھر کا ماحول اچھا بنائیں

گھر کا ماحول اچھا بنانا ہے، گھر کے ماحول میں بار بار ایمانی باتیں ہوں، اللہ کے انعامات کا تذکرہ ہو، پریشانی آجائے تو صبر اور تسلی اور تقدیر کی باتیں ہوں۔

اچھی اور نیک صحبت فراہم کریں

اچھے دوست فراہم کریں برے دوستوں سے بچائیں، کیونکہ صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے، بالخصوص ۱۲ سال سے ۱۸ سال یا ۲۱ سال تک یہ بہت خطرناک عمر ہوتی ہے، اس میں دوستوں کا بہت اثر پڑتا ہے۔ اچھی درگاہ اور تربیت گاہ فراہم کریں۔

والدین میں سے ہر ایک بچوں کی تربیت کو اپنی ذمہ داری سمجھے

تربیت کرنا والدین میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے، عام طور پر والدین ایک دوسرے کو قصور وار ٹھہراتے رہتے ہیں، حالانکہ اس میں دونوں کی کوتاہی ہوتی ہے، دونوں کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا ہے اور بچہ کی تربیت کرنی ہے۔

ماں باپ بچوں کے سامنے آپس میں نہ لڑیں

بچہ کے سامنے آپس میں نہ لڑیں، اگر میاں بیوی میں کوئی ایک دوسرے پر غصہ ہو بھی رہا ہو تو دوسرا فریق ایسا بن جائے کہ اس کو سامنے والی زبان ہی نہیں آتی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، کیونکہ اگر اس وقت میاں بیوی ایک دوسرے کو جوابات دینا شروع کر دیں تو اس کا بچوں کے ذہن پر برا اثر پڑے گا، یہ بچہ پر ظلم ہے، اور یاد رکھیں کہ بچوں پر اس کا بہت اثر پڑتا ہے۔

اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں

بچوں کی کوتاہیوں کیلئے ذہنی طور پر تیار رہیں، کہ جب اللہ نے مجھے اولاد عطا کی ہے، تو میرے ساتھ یہ یہ چیزیں پیش آسکتی ہیں، یہ یہ نقصان ہو سکتے ہیں، چیزیں خراب ہونگی، گھر میں شور شرابہ بھی ہوگا، اگر یہ ذہن بنائیں گے کہ میں گھر میں آؤں تو بالکل خاموشی ہو اور گھر میں کوئی چیز بھی نہیں ٹوٹے، اور گھر کا رنگ بھی خراب نہ ہو تو بہت مشکل ہو جائے گی۔

یکطرفہ شکایت پر کوئی فیصلہ نہ کریں

یکطرفہ شکایت نہ سنیں، نہ بچے کی اور نہ بچے کے خلاف بلکہ معاملہ کی تحقیق کریں، یہ بھی سنت طریقہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی جب ایک بچہ کے بارے شکایت کی گئی کہ یہ کھجوروں کے درخت پر پتھر مارتا ہے (پھل توڑنے کیلئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فوراً ڈانٹنا یا سمجھا نا شروع نہیں کیا بلکہ سب سے پہلے اس سے پوچھا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو، تو اس نے کہا کہ مجھے کھانا ہوتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نعم

البدل دیا، اور فرمایا کہ بیٹا درختوں پر پتھر نہیں پھینکا کرتے، اور باقی تمہارے کھانے کا مسئلہ تو ایسا کیا کرو کہ جو کھجوریں نیچے گر جاتی ہیں، اس کو کھالیا کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کو دعاء دی کہ اے اللہ نیچے گری ہوئی کھجوروں سے اس کا پیٹ بھر وادے۔

بچوں کو سمجھانے کی سنتیں

اس حدیث سے بچوں کو سمجھانے کی سنتیں معلوم ہوئیں:

(۱) ایک تو یہ کہ اس کے خلاف جو شکایت ہو اس کی تحقیق کریں۔

(۲) جس کام سے بچہ کو منع کیا ہے اسے اس کا کوئی نعم البدل دیں، دنیاوی بدل بھی کہ اس کا متبادل صحیح طریقہ اس کو بتائیں اور آخرت میں ملنے والا بدل بھی بتائیں کہ اگر اس طرح کرو گے تو آخرت میں اس کا یہ فائدہ ہو گا۔

(۳) اسے اپنی شفقت کا احساس دلائیں، مثلاً سر پر ہاتھ رکھیں، اور اس کو احساس دلائیں کہ میں ایک شفیق باپ یا ماں ہوں۔

(۴) اس کیلئے دعاء کریں۔

(۵) غلطی پر تنقید کے بجائے اس سے مثبت بات کریں، چنانچہ حدیث میں حضرت عمرو بن سلمہ کا واقعہ آتا ہے وہ کھانا کھا رہے ہیں اور آپ کو ان کی غلطیاں نظر آرہی ہیں، تو اللہ کے نبی ان کو یوں نہیں ٹوک رہے کہ تمہارے اندر یہ عیب ہے، تم غلط طریقہ سے کھا رہے ہو بلکہ اللہ کے نبی نے مثبت بات فرمائی اور ان کو کھانے کے آداب بتائے کہ پہلے اللہ کا نام لو! اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ! اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

بچوں کی ذہنی تربیت کریں

بچہ نے اگر کوئی غلط کام کیا ہو مثلاً اسکول سے کسی دوسرے کی چیز اٹھا کر لے آیا، یا گھر میں کوئی چیز مہمانوں کیلئے بنا کر رکھی تھی اور بچہ نے چپکے سے کھالی تو اب، اسکو بیٹھ کر سمجھانا ہو گا کہ بیٹا تمہارا یہ عمل ٹھیک نہیں ہے، اس سے یہ نقصان ہو گیا، اور اس کیلئے اولاد کو گھنٹوں سمجھانا ہو گا مہینوں محنت کرنی ہوگی، تب جا کر اس کے دل میں اس چیز کی برائی بیٹھی گی، اور پھر آگے چل کر اگر وہ تاجر بنے گا تو اس کے ماں باپ نے اس پر محنت کی ہوگی اور اس کے دل میں چوری اور دوسرے کا مال ناحق لینے کی برائی بیٹھی ہوگی تو وہ ایک ایماندار مسلمان تاجر بنے گا، ورنہ دین کی بدنامی کا باعث بنے گا۔

ہر اچھی بات پر بچوں کو سراہیں

بچہ جب بھی اچھی بات کرے تو اس کو سراہیں، یا کبھی ایسے ہی اس کی تعریف کریں کہ بیٹا تم بہت اچھے ہو، تم میں یہ بات بہت اچھی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ جل جلالہ نے ایوب علیہ السلام کی حوصلہ افزائی قرآن پاک میں فرمائی ہے کہ "ایوب (علیہ السلام) کتنا اچھا بندہ ہے، ہم نے اس کو صبر کرنے والا پایا۔"

بچے کی اخلاق کی نگرانی کریں

تربیت کیلئے ضروری ہے آپ کو اپنے بچے کی اخلاقی بیماریوں اور کوتاہیوں کا علم ہو، اس کے اندر کتنی سی تو نہیں ہے یا جھوٹی شکایات لگانے کی عادت تو نہیں ہے، بہن بھائیوں کے ساتھ کیسا سلوک ہے، رحم و لامزاج ہے یا نہیں، بات کو بڑھا چڑھا کر تو بیان نہیں کرتا، یہ سب چیزیں دیکھنی ہوگی، اور

پھر ان پر محنت کر کے انہیں دور کرنا ہو گا۔ اسی طرح یہ بھی دیکھنا ہے کہ بچہ کے دوست کیسے ہیں بچی کی سہیلیاں کسی ہیں، کن لوگوں سے فون پر بات ہوتی ہے، کونسے رسائل اور ڈائجسٹوں کا مطالعہ ہوتا ہے، ان سب چیزوں کی نگرانی کرنی ہو گی۔

تدبیر اختیار کریں

جب کوئی بات سامنے آئے تو اس کو اسی وقت نہ لیں بلکہ توقف کریں، کہتے ہیں کہ ایک نماز کا وقت گزرنے دیں، دو نماز کا وقت گزرنے دیں، کیونکہ بعض اوقات اس واقعہ کا فوری اثر دماغ پر اتنا ہوتا ہے کہ اس وقت انسان ڈانٹتا ہے تو اس کے منہ سے اول فول کچھ بھی نکل جاتا ہے کہ خود کو بھی احساس نہیں ہوتا، اس کی وجہ سے بچہ کا دل بہت زخمی ہو جاتا ہے۔ لہذا اس وقت بات کو ٹال دیں اور پھر بعد آرام سے حکمت کے ساتھ سمجھائیں۔

غصہ کو قابو میں رکھیں

گھر میں کوئی نقصان ہو جائے یا مثلاً کوئی چیز ٹوٹ گئی تو آپ سے باہر نہ ہوں، بچہ اپنے کسی چیز کے گم ہو جانے یا خراب ہونے کے بارے میں بتائے یا کسی دوسرے بھائی بہن کی شکایت کرے تو اس کو صبر کا مادہ سکھائیں اور اس کو تلقین کریں کہ یہ دنیا ہے یہاں یہ سب چیزیں برداشت کرنی ہوں گی۔

بچوں سے ہمیشہ مثبت اور ترغیبی بات کریں

اگر بچہ نے کوئی کام نہیں کیا تو اسے یوں نہ کہیں کہ "تم نے یہ نہیں کیا" یا "تم ایسا کرتے ہی نہیں"۔ "ان دونوں جملوں کو اپنی لغت سے ہی نکال دیں، بلکہ یوں کہیں ایسا کیا کرو، اس طرح کرو، یہ طریقہ اختیار کر لو۔

تنقید نہ کریں

تنقید نہ کریں کیونکہ چھوٹے بچہ کو بھی اگر آپ ٹوکیں گے اور اس کے اوپر نقطہ چینی کریں گے کہ تمہارے اندر یہ عیب ہے، تو اس کے دل پر تالا لگ جائے گا، وہ آپ کی بات کو لے گا ہی نہیں۔

بچوں کو دھمکیاں نہ دیں

کہ میں تمہارے ساتھ یہ سلوک کروں گا، مثلاً تمہارا جیب خریج بند کر دوں گا، دوستوں میں جانا بند کر دوں گا یا تمہیں جائیداد سے عاق کر دوں گا، دھمکیاں بچوں کو باغی بناتی ہیں۔

بچوں کو طعنہ نہ دیں

بالخصوص جب بچے کسی بات کا مطالبہ کریں یا کوئی چیز مانگیں تو اس وقت ہر گز طعنہ نہ دیں، مثلاً کہیں سیر پر جانے کی خواہش کی تو اس کو طعنہ دیدیا کہ تم پڑھائی میں تو زیر ہو، بس گھومنے پھرنے کا شوق ہے، اس طرح کے طعنہ نہ دیں۔ اسی طرح اگر بچوں سے کوئی نقصان ہو جائے تو اس کو ڈانٹنا یا طعنہ دینا شروع نہ کر دیں، بلکہ اس کو تسلی دیں، مثلاً کوئی بہت اچھی اور قیمتی چیز بچہ کو لا کر دی اور اس سے وہ ضائع ہو گئی تو اس کو تسلی دیں، اور اگر اس کی کوتاہی ہو تو بعد میں سمجھائیں۔

☆ بچوں سے اس طرح بات نہ کریں کہ انہیں اپنی تذلیل محسوس ہو۔

☆ بچوں کے عیب کو بار ذکر نہ کریں۔

☆ دوسروں کے سامنے بچوں کا عیب بیان نہ کریں۔

☆ بچوں کے ہم عمروں سے مقابلہ کر کے اس کو نیچا نہ دکھائیں، کہ فلاں تو کہاں سے کہاں پہنچ گیا اور تم ابھی تک نکے کے نکے ہی ہو، اور نہ ہی ان کے سامنے اسے ڈانٹیں۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے



وما علینا الا البلاغ المبین

الداعی: رفقاء وانتظامیہ دارالافتاء الفرقان

الْفُرْقَانُ